ارشاداتِ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے

- ابن زیاد — کے ہاتھ پر — یزید کی بیعت —؟ تو خدا کی قسم! یہ بات میری موت کے بعد ہی ممکن ہے!

ہاں! اگر باعزت طریقہ سے معاملہ فہمی مقصود ہے تو پھر مدینہ کو واپسی یا سرحد پر چلے جانے کے علاوہ تیسری صورت ہے،

- مجھے یزید کے پاس جانے دو تاکہ میں اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیدوں پھر وہ میرے متعلق جو مناسب سمجھے گا خود فیصلہ کریگا [البدایہ لابن کثیر ج۸]

... اور یا میں اپنا ہاتھ یزید بن معاویہ کے ہاتھ میں رکھ دوں تو وہ میرے اور اپنے بارے میں جو مناسب ہے رائے قائم کریگا [تاریخ الامم والملوک الطبری ج۶]

- سیدنا — حسین رضی اللہ عنہ سے بسند روایت ہے۔ آپ نے کمانڈر کوفہ عمر بن سعد سے فرمایا

میری تین باتوں سے ایک پسند کرلو (۱) یا میں اس جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں (۲) یا یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھ دوں جبکہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ تو وہ میرے متعلق اپنی رائے خود قائم کرے گا۔

(۳) یا پھر مجھے مسلمانوں کی سرحدات میں سے کسی سرحد کیطرف روانہ کردو تو میں وہیں کا باشندہ بن جاؤں گا۔

پھر جو نفع اور آرام وہاں کے لوگوں کو حاصل ہوگا وہی مجھے بھی مل جائے گا، اور جو نقصان اور تکلیف وہاں کے لوگوں کو ہوگی وہی مجھے پہنچے گی۔ [شیعوں کی معتبر کتاب — الشافی — مع التلخیص ص۴۱، ج۳، طبع ایران، تصنیف سید ابی القاسم علی بن الحسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن زین العابدین علی الملقب بالسید ابن السبط۔ (سیدنا الحسین بن — سیدنا علی بن ابی طالب علیہم الرضوان)]

- اے کاش! یہ شرائط نامہ طے ہوجاتا تو اُمت کو مظلومیٔ حسین رضی اللہ عنہ کا روزِ غم دیکھنا نصیب ہوتا

اور نہ — یزید ہی کے لئے سب و شتم اور لعن طعن کا دروازہ کھلتا!

بہر حال جناب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قول و عمل ہمارے لئے ایک دائمی درسِ عبرت ہے۔

خدائے پاک ہمیں شہیدِ کربلا کی سچی پیروی نصیب فرمائیں — آمین —!

❖